International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 963 - 979

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

شرحِ حدیث کے قدیم ومعاصر مناہج کا تعارفی مطالعہ

A Study of Classical and Contemporary Methodologies of Hadith Explanation: An Introduction

Hafiz Abdul Rahman Madni
Lecturer (V), Department of Islamic Studies,
Ghazi Uuniversity, D. G. Khan.
Email: guv0515@gudgk.edu.pk
Muhammad Musawar
PhD Research Scholar, Government College University,
Faisalabad; Lecturer (V), National Textile University, Faisalabad
Iqra Tahir
M Phil scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi university, D.G. Khan
Email: iqratahir8380@gmail.com

Abstract

This study provides a comprehensive developmental review of Hadith sciences, focusing specifically on the specialized study of **Sharh al-Hadith** (exegesis of Hadith). The research delves into the evolution and refinement of Hadith scholarship over time, examining the methodologies, contributions, and significant developments within the field. By exploring historical contexts, scholarly debates, and key figures, the study aims to shed light on the advancements in Hadith sciences and the particular role of **Sharh al-Hadith** in the broader context of Islamic jurisprudence and theology.

Keywords: Developmental Review, Hadith Sciences, Sharh al-Hadith, Hadith Exegesis

تعارف موضوع

علم شرح الحدیث اسلامی علوم میں ایک اہم شعبہ ہے جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت، تجزیہ، اور تشریح پر مشتمل ہے۔ یہ علم اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ احادیث کی درست تفہیم اور عمل درآمد ممکن ہو، اور یہ مسلمانوں کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ علم شرح الحدیث میں محدثین اور علماء حدیث کے

اقوال، تراجم، لغوی اور اصطلاحی معانی، اسباب ورود الحدیث، اور دیگر متعلقات کا جائزہ شامل ہوتا ہے۔ اس علم کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ یہ اسلامی قانون، فقہ، اور عقیدہ کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ علم شرح الحدیث کا بنیادی مقصد احادیث کی صحیح تفہیم اور تفسیر کرنا ہے تاکہ ان سے شریعت کے احکام اور اصول اخذ کیے جاسکیں۔ اس علم کے ذریعے محدثین نے احادیث کی مختلف شرحیں اور تفسیریں لکھی ہیں، جن میں متن حدیث کی تشریح، اس کی اسناد کی جانچ پڑتال، اور فقہی مسائل کی وضاحت شامل ہے۔ اس کے علاوہ، علم شرح الحدیث میں مختلف محدثین کے نظریات اور مناہج کا تجزیہ بھی شامل ہوتا ہے، جس سے ہمیں مختلف علمی مکاتب فکر کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔

اہمیت اور ضرورت

علم شرح الحدیث کی ضرورت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم احادیث کے مختلف معانی اور مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس علم کے بغیر، احادیث کی درست تفہیم اور ان پر عمل پیرا ہونا مشکل ہو سکتا ہے۔ علم شرح الحدیث ہمیں یہ بتاتا ہے کہ کس طرح احادیث کو صحیح سیاق وسباق میں سمجھا جائے اور ان سے مستفاد ہونے والے اصول وضوابط کو اسلامی شریعت میں نافذ کیا جائے۔

"شرح الحدیث" - بعض علماء کے نزدیک - علوم حدیث کی ایک خود مختار قسم ہے۔ القنوجی (1307 ہجری) نے کتاب **مدینة العلوم** سے اس علم کی تعریف نقل کی ہے: "علم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث شریفہ کے مراد کو عربی قواعد اور شرعی اصولوں کے مطابق انسانی طاقت کے حد تک معلوم کرتا ہے"۔ اسی طرح، شروح کی کتابیں ایک اہم علمی شاخ ہیں جن سے استفادہ ناگزیر ہے، کیونکہ یہ احادیث کے متن کو آسان بناتی ہیں اور مختلف سطحوں اور تخصصات کے قارئین کے قریب کرتی ہیں۔ اس علم کے دائرے میں شروح کی کتابیں آتی ہیں جو علم حدیث کے اہم انواع میں سے ایک ہیں۔ علماء نے ابتدائی دور سے ہی احادیث نبوی کی شرح کی طرف توجہ دی ہے، اور اس میں ان کے طریقے اور مناہج مختلف رہے ہیں، جو ان کے اختیار کردہ فکری مدارس اور ان کے مقاصد سے متاثر تھے۔

یہ تحقیق "شرح الحدیث" کے علم کا تعارف کرانے، اس کی ابتدا کو واضح کرنے، شروح کی اہمیت کو اجاگر کرنے، اور اس کی علمی اہمیت اور انجام دی جانے والی ذمہ داریوں کو بیان کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس کے علاوہ، ان شروح کی مختلف اقسام کی پہچان، اور اس موضوع پر کام کرتے وقت اخلاقیات اور قواعد کی پابندی کی توضیح کی جائے گی۔ اس کا مقصد شروح کی کتابوں کی اہمیت، ان کے تاریخ اور انواع کو سمجھنا، اور ایک علمی منہج تیار کرنا ہے جو احادیث کی صحیح تشریح میں مدد دے، اور غلط تشریح، باطل دعووں اور جاہلانہ تاویلات سے بچائے۔ جب احادیث کے متن کی صحیح تشریح کا منہج ختم ہو جاتا ہے، تو ان متون کی صحیح سمجھ بھی ختم ہو جاتی ہے، اور غلط تاویلات اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ اس موقع پر، ایک منہج کی

ضرورت محسوس ہوتی ہے جو شرح حدیث میں مشغول لوگوں کے لیے وضاحت کرے اور انہیں حدیث کے متن کی شرح یا تاویل میں غلطی سے بچائے۔

مبحث اول: "شرح الحدیث" کی تعریف اور شروح کی اہمیت:

اولاً: "شرح الحدیث" کی تعریف:

یہ اصطلاح دو الفاظ سے بنی ہے: "شرح" اور "حدیث"۔ "شرح" لغت میں فعل "شرح" کا مصدر ہے، اور اس کے کئی معنی ہیں، جن میں سے مشہور ہیں۔ شرح: انکشاف، وضاحت، تفسیر اور بیان۔ کہا جاتا ہے: فلان نے اپنی بات کو شرح کیا، یعنی اسے واضح کیا۔ اور کسی مشکل مسئلے کو شرح کرنا: اسے بیان کرنا۔ اور کسی چیز کو شرح کرنا: اسے کھولنا، بیان کرنا اور واضح کرنا۔ مختار الصحاح میں آیا ہے: شرح: انکشاف، کہا جاتا ہے: شرح الغامض، یعنی اس کی تفسیر کی۔[1] شرح اور تشریح: عضو سے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کہا جاتا ہے: ہڈی سے گوشت کاٹنا۔ اور اس کا ٹکڑا "شرحة" اور "شریحة" ہے۔ اور کہا گیا ہے: شریحة وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو ہڈی سے لگا ہوا ہو۔[2]

المناوي نے "شرح" کے مختلف معانی کی طرف اشارہ کیا ہے:

> "شرح: اصل میں گوشت کو پھیلانے کا عمل ہے، اسی سے 'شرح الصدر' مراد ہے، یعنی الٰہی نور سے اسے کھولنا؛ اور مشکل کلام کو شرح کرنا یعنی اسے پھیلانا اور اس کے مخفی معنی کو ظاہر کرنا"۔ اس تحقیق کے لئے مناسب معنی انکشاف، وضاحت اور بیان ہے۔[3]

"الحدیث" لغت میں: نئی چیز، اور یہ تھوڑی اور زیادہ خبر پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحاً محدثین کے نزدیک حدیث: وہ قول، فعل، تقریر یا صفت ہے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔ اس تعریف کے مطابق، حدیث کا مطلب سنت کے برابر ہے۔ اس تعریف کی بنیاد پر، "حدیث موقوف" یعنی جو صحابی کی طرف منسوب ہو، اور "حدیث مقطوع" یعنی جو تابعی کی طرف منسوب ہو، حدیث کے زمرے میں نہیں آتا۔ یہ امام کرمانی اور طیبی کا موقف ہے، اور بہت سے محدثین کا کہنا ہے کہ حدیث میں موقوف اور مقطوع بھی شامل ہیں۔ انہوں نے حدیث کو اس طرح تعریف کی ہے: "حدیث وہ ہے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی اور تابعی کی طرف منسوب ہو"۔[4]

"شرح الحدیث" کی اصطلاح کے بارے میں، القنوجي (1307 ہجری) نے الارنیقي (10) شاگرد قاضی زادہ موسی بن محمود الرومي سے، اپنی کتاب "مدینة العلوم" میں شرح الحدیث کی تعریف نقل کی ہے: "علم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث شریفہ کے مراد کو عربی قواعد اور شرعی اصولوں کے مطابق انسانی طاقت کے حد تک معلوم کرتا ہے" (11)۔ اسی کو القنوجي نے ایک اور مقام پر "درایة الحدیث" کہا ہے (12)، اور اس کی تعریف – جیسا کہ طاش کبري زادہ اور حاجي خلیفة

نے ذکر کیا ہے-یوں کی ہے:"یہ علم جو حدیث کے الفاظ سے مفہوم کو اور اس کے مراد کو عربی قواعد اور شریعت کے ضوابط کے مطابق، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے مطابق معلوم کرتا ہے"(13)۔

پہلی تعریف میں "شرح الحدیث" کا مطلب صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مرکوز ہے، جبکہ حدیث کی کتابوں میں نہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شامل ہوتی ہیں بلکہ صحابہ اور تابعین کی اقوال بھی شامل ہوتی ہیں۔لہذا، شرح الحدیث کی کتابیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے افراد کی احادیث بھی بیان کرتی ہیں۔اس لئے محدثین کی عمومی تعریف اور شرح الحدیث کی کتابوں کی حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے، "حدیث" کی اصطلاح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث تک محدود نہ کرنا بہتر ہے۔اس بنیاد پر، "شرح الحدیث" کو اس طرح تعریف کیا جا سکتا ہے:"حدیث کا مطلب زبان عربی کے قواعد اور شریعت کے اصولوں کے مطابق بیان کرنا"۔

"شرح الحدیث" علم الحدیث کی ایک اہم شاخ ہے، بلکہ بعض علماء نے اسے ایک مستقل علم قرار دیا ہے، جیسا کہ صاحب مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ نے کہا ہے، جنہوں نے علم الحدیث کی دس شاخیں بنائیں:

> **"علم شرح الحديث، علم أسباب ورود الحديث وأزمنته، علم ناسخ الحديث ومنسوخه، علم تأويل أقوال النبي عليه الصلاة والسلام، علم رموز الحديث وإشاراته، علم غرائب لغات الحديث، علم دفع الطعن عن الحديث، علم تلفيق الأحاديث، علم أحوال رواة الأحاديث، علم طب النبي عليه الصلاة والسلام"** ۔[5]

> "شرح الحدیث" علم درایۃ الحدیث کی ایک شاخ ہے، جو:"علم جو روایت کی اقسام، ان کے احکام، راویوں کی شرائط، اور مرویات کی اقسام اور ان کے معانی کو جاننے میں مدد دیتا ہے"۔اس علم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: علم **درایۃ السند** اور علم **درایۃ المتن**، اور اس کے مطابق "شرح الحدیث" دوسرے حصے کی ایک شاخ ہے، جیسے غریب الحدیث، ناسخ الحدیث ومنسوخہ، أسباب ورود الحدیث، مختلف الحدیث و**مشکلہ**۔

"شرح الحدیث" کی اہمیت احادیث کی تفسیر اور معانی کی وضاحت ہے، لیکن کچھ شرح الحدیث کی کتابیں صرف تفسیر اور بیان پر محدود نہیں ہیں، بلکہ حدیث کے دوسرے علوم اور فقہ سے متعلق فوائد بھی شامل کرتی ہیں، جیسے:

* حدیث کی تخریج، اس کی طرق کی وضاحت اور اس کی صحت اور ضعف کا حکم۔
* حدیث کے اسناد کی تحقیق، مبہم راویوں کی وضاحت، اور بعض راویوں کی سوانح۔

* حدیث کے الفاظ کی اعراب، غریب الفاظ کی وضاحت۔
* مختلف الحدیث ومشکلہ اور ناسخ الحدیث ومنسوخہ کی وضاحت، اور اس کے ورود کے اسباب۔

-فقہ الحدیث۔

شرح الحدیث کی کتابیں سند یا متن کے مسائل کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں، کچھ صرف ایک پہلو پر مرکوز ہوتی ہیں جیسے احکام کا استنباط یا غریب الفاظ کی تفسیر، اور کچھ کتابیں صرف متن یا سندہ پر تعلیقات پیش کرتی ہیں۔
اس لئے، شرح الحدیث کے علم کی تعریف پر دوبارہ غور کرنا چاہئے اور اس کے لئے ایک جامع تعریف پیش کرنی چاہئے جو ان تمام موضوعات کو شامل کرتی ہو، یا پچھلی تعریف کو برقرار رکھنا چاہئے اور ان موضوعات کو تکمیل کے طور پر شمار کرنا چاہئے۔ یہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ حدیث کے علوم خود مختار ہیں، لیکن ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں۔ اسی لئے "غریب الحدیث"، "الناسخ والمنسوخ"، اور "أسباب ورود الحدیث" کو علوم الحدیث کی خود مختار اقسام میں شمار کیا گیا ہے، حالانکہ شرح الحدیث کی کتابیں بھی ان موضوعات پر بحث کرتی ہیں۔

اہمیت شروح الحدیث

شروح الحدیث: وہ کتب ہیں جو حدیث کا مفہوم زبان عربی کے قواعد اور اصولِ شریعت کے مطابق بیان کرتی ہیں۔ یہ کتب علم الحدیث میں اہم نوعیت کی تصنیفات میں سے ہیں۔ حدیث کی تشریح کو علماء نے خصوصی اہمیت دی ہے اور اسے سماع پر بھی فوقیت دی گئی ہے۔ امام حاکم (405ھ) وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے فقہ الحدیث کو ایک مستقل نوعیت کی حیثیت دی۔ انہوں نے اپنے کتاب میں "فقہ الحدیث" کو علم الحدیث کی اقسام میں شامل کیا اور کہا: "فقہاء اسلام ہر دور اور ہر علاقے میں معروف ہیں، اور ہم یہاں حدیث کا فقہ بیان کریں گے تاکہ یہ ثابت ہو کہ حدیث کے ماہرین فقہ الحدیث سے ناواقف نہیں ہیں، کیونکہ یہ علم الحدیث کی اقسام میں سے ایک ہے"۔ امام ابن جماعۃ (733ھ) نے بھی فقہ الحدیث کو علم الحدیث کی اقسام میں شامل کیا، اور کہا کہ فقہ الحدیث فقہاء کی ذمہ داری ہے۔[6]

فقہ الحدیث اور شرح الحدیث کا تعلق

بعض محدثین نے فقہ الحدیث کو علم الحدیث کی مستقل قسم نہ بنایا، کیونکہ فقہ الحدیث فقہاء کا کام زیادہ ہے۔ محدثین میں سے کچھ، جیسے امام احمد اور امام بخاری، دونوں محدث اور فقیہ تھے۔ امام سخاوی نے بھی بیان کیا کہ فقہ الحدیث اور اس کے احکام و آداب کی تلاش فقہاء کی خصوصیت ہے۔[7]

شرح الحدیث کی علمی قدر و قیمت

شرح الحدیث اور اس کا مفہوم سمجھنا محدثین کا کام ہے جبکہ فقہاء کا کام شرعی احکام کا استنباط ہے۔ شرح الحدیث کو علم الحدیث کی مستقل نوعیت کے طور پر شامل نہ کرنے کا ایک سبب "غریب الحدیث" کی موجودگی ہو سکتا ہے، جو حدیث کے الفاظ کو سمجھنے میں معاون ہے۔[8]

کتب الشروح کی علمی حیثیت

کتب الشروح علمی تصنیفات میں اہم مقام رکھتی ہیں اور تین اہم وظائف انجام دیتی ہیں:

1. نص کی اصل معنی کو لوگوں تک پہنچانا: حدیث کا مفہوم سمجھنا فقہ الحدیث کے لئے پہلی قدم ہے۔
2. تاریخی اور علمی رابطے کو برقرار رکھنا: یہ کتب مختلف ادوار کے درمیان علمی رابطے کو برقرار رکھتی ہیں۔
3. ثقافتی فرق کو کم کرنا: یہ کتب مصنف اور قارئین کے درمیان ثقافتی فرق کو کم کرتی ہیں۔[9]

شرح الحدیث کے ذریعے علمی تواصل کے طریقے

شروح الحدیث کے کتب علمی تواصل کو کئی طریقوں سے ممکن بناتی ہیں:

1. عبارت کا تسہیل: مصنفین کے اسلوب اور زمانے کے فرق کی بناپر عبارت کی تشریح ضروری ہوتی ہے۔
2. نص کی تخلیص اور ترتیب: بعض اوقات شارح نص کو مختصر یا اس میں اضافہ کرتا ہے تاکہ اس کا مقصد واضح ہو۔
3. مفہوم کی تعیین: متن کے مشتبہ معانی کی وضاحت کی جاتی ہے۔
4. غلطیوں کی تصحیح: اصل نص میں ممکنہ غلطیوں کی تصحیح کی جاتی ہے۔

کتب الشروح میں اصل عبارت کو آسان بنانے اور اس کے معنی واضح کرنے کی ضرورت مختلف وجوہات کی بناپر ہوتی ہے:

نص اور مصنف سے متعلق وجوہات:

1. مصنفین کے اسلوب میں فرق: مصنفین کے اسلوب میں آسانی اور مشکل کی بناپر، کچھ عبارتوں کی وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔
2. زمانے اور دورانیے کا فرق: مختلف زمانوں میں لکھی گئی عبارتوں کی وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ موجودہ دور کے قارئین انہیں سمجھ سکیں۔
3. مختصر عبارتوں کی وضاحت: بہت سی متون مختصر ہوتی ہیں اور ان میں مضامین کو وضاحت سے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔[10]

قارئین سے متعلق وجوہات:

1. فرد کی علمی قابلیت میں فرق: لوگوں کی علمی قابلیت مختلف ہوتی ہے اور شرح الحدیث کتب ان مختلف قابلیتوں کے مطابق عبارت کو واضح کرتی ہیں۔

2. مختلف علمی تخصصات: مختلف علمی تخصصات اور دلچسپیاں رکھنے والے افراد کے لئے عبارت کی وضاحت کی جاتی ہے۔

3. ثقافتی فرق: مختلف ثقافتی ماحول کے قارئین کے درمیان فرق کو کم کیا جاتا ہے۔[11]

نص کی تخلیص اور ترتیب

کتب الشروح میں اصل نص کو مختصر کرنا، اس میں اضافہ کرنا یا اس کی افکار کی ترتیب کو نئے سرے سے مرتب کرنا شامل ہوتا ہے تاکہ مفہوم واضح ہو سکے۔

1. عبارت کا تسہیل: مصنفین کے اسلوب اور زمانے کے فرق کی بنا پر عبارت کی تشریح ضروری ہوتی ہے۔

2. نص کی تخلیص اور ترتیب: بعض اوقات شارح نص کو مختصر یا اس میں اضافہ کرتا ہے تاکہ اس کا مقصد واضح ہو۔

3. مفہوم کی تعیین: متن کے مشتبہ معانی کی وضاحت کی جاتی ہے۔

4. غلطیوں کی تصحیح: اصل نص میں ممکنہ غلطیوں کی تصحیح کی جاتی ہے۔[12]

نص کی وضاحت کی ضرورت کے اسباب:

* مصنفین کے اسلوب میں فرق: مصنفین کے اسلوب میں آسانی اور مشکل کی بنا پر، کچھ عبارتوں کی وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے۔

* زمانے اور دورانیے کا فرق: مختلف زمانوں میں لکھی گئی عبارتوں کی وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ موجودہ دور کے قارئین انہیں سمجھ سکیں۔

* مختصر عبارتوں کی وضاحت: بہت سی متون مختصر ہوتی ہیں اور ان میں مضامین کو وضاحت سے بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قارئین سے متعلق وجوہات:

* فرد کی علمی قابلیت میں فرق: لوگوں کی علمی قابلیت مختلف ہوتی ہے اور شرح الحدیث کتب ان مختلف قابلیتوں کے مطابق عبارت کو واضح کرتی ہیں۔

* مختلف علمی تخصصات: مختلف علمی تخصصات اور دلچسپیاں رکھنے والے افراد کے لئے عبارت کی وضاحت کی جاتی ہے۔

* ثقافتی فرق: مختلف ثقافتی ماحول کے قارئین کے درمیان فرق کو کم کیا جاتا ہے۔[13]

کتب الشروح حدیث کی تفہیم میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ کتب مختلف علمی اور ثقافتی پس منظر کے قارئین کے لئے حدیث کے متن کو سمجھنے میں معاون ہوتی ہیں اور اس طرح اسلامی علوم کی ترقی اور ترویج میں اہم حصہ ڈالتی ہیں۔

متن کے ممکنہ معانی کی وضاحت

بعض متون اسلوبیاتی خوبیوں اور بیانی تنوع کے ساتھ مرتب ہوتے ہیں، جس کی بنا پر ان میں مختلف معانی کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس قسم کے متون میں شارح کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اصل متن کی تشریح کرے اور مؤلف کا مقصد واضح کرے۔ یہ بات خاص طور پر اہم ہے کیونکہ جلد بازی میں کی گئی تفسیریں غلط فہمی کا باعث بن سکتی ہیں، جس سے مؤلفین پر غیر مناسب الزامات لگ سکتے ہیں۔ یہاں شروح کی کتب کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ متن کے ابہام کو دور کریں اور قارئین کو صحیح تفہیم کی طرف رہنمائی فراہم کریں۔[14]

اصل متن میں موجود غلطیوں کی تصحیح

کچھ تصانیف میں سہو یا غلطی ہو سکتی ہے، چاہے وہ غلطی کتابت کی ہو، زبان کی ہو، یا دوبارہ تکرار غیر مقصود ہو، یا کوئی غلط حوالہ دیا گیا ہو۔ یہ غلطیاں کسی بھی محقق یا مؤلف سے سرزد ہو سکتی ہیں۔ شارح کا کام یہاں یہ ہوتا ہے کہ وہ اصل مؤلف کی غلطیوں کی نشاندہی کرے اور ان کی تصحیح کرے۔

یہ چار اہم وسائل ہیں جو عام طور پر شروح کی کتب میں استعمال ہوتے ہیں، اور شروح حدیث بھی ان ہی وسائل اور اقدامات کے ساتھ حدیث نبوی کی تشریح کرتی ہیں۔

شروح حدیث کے وسائل اور اقدامات

1. حدیث کے الفاظ کے معانی اور دلالات کی وضاحت:

حدیث کے الفاظ کی تشریح اور ان کے معانی کی وضاحت، جو کہ شرح کی پہلی اور اہم ترین قدم ہوتی ہے۔

2. روایات کا اختصار یا اضافہ:

بعض اوقات شرح میں مختلف روایات کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ اصل روایت کا مطلب واضح ہو سکے۔

3. متن کے ممکنہ معانی کی وضاحت:

اگر حدیث کے متن میں کوئی اختلاف یا اشکال ہو، تو شارح اس کی وضاحت کرتا ہے اور صحیح معنی بتاتا ہے۔

4. اصل متن میں موجود غلطیوں کی تصحیح:

شارح، اصل متن میں موجود کسی بھی غلطی کی نشاندہی کرتا ہے اور اسے درست کرتا ہے۔[15]

شرحِ حدیث کے قدیم و معاصر مناہج کا تعارف

شرحِ حدیث فروعاتِ علم حدیث میں سے ہے، علمِ شرح الحدیث وہ علم ہے جس میں قواعدِ عربیہ اور اصولِ شرعیہ کی روشنی میں بقدر طاقتِ بشریہ احادیثِ شریفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد معلوم کرنے کی تحقیق وجستجو کی جاتی ہے۔

حدیث شریف کے طلباء، مدرسین اور علم شرح الحدیث پر تحقیق کرنے والے محققین کے لیے شروحِ حدیث کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کے لیے ان مناہج کی معرفت ضروری ہے، جن کی بنیاد پر شروحاتِ حدیث کو لکھا اور بطور فن آگے بڑھایا گیا ہے۔ متقدمین اور معاصر شراحِ حدیث نے اس سلسلہ میں جن مناہج کو اختیار کیا ہے انہیں فلسطین کے نامور عالم دین ڈاکٹر بسام خلیل صفدی صاحب حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "علم شرح الحدیث" کے بحث رابع میں مفصل بیان کیا، ہم نے علومِ حدیث کے شائقین کی سہولت کے لیے اس بحث کو بعض مفید اضافہ جات کے ساتھ اردو کے قالب میں ڈھالا ہے، اس کے علاوہ علومِ حدیث کے نامور محقق وماہر استاذ محترم سیدی شیخ الحدیث حضرت مولانا نور البشر صاحب حفظہ اللہ (مدیر معہد عثمان بن عفانؓ کراچی) کے منہج کو بطور خاص مفصل بیان کیا ہے۔

شرحِ حدیث کے تین مناہج

ڈاکٹر بسام صفدی صاحب حفظہ اللہ نے لکھا ہے کہ بعض شروحاتِ حدیث اور ان کے مناہج پر لکھی گئی کتابوں میں غور وفکر کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شارحینِ حدیث نے اس سلسلہ میں تین مناہج وطرق اختیار کیے ہیں۔[16]

پہلا طریقہ: موضوعاتی شرح

اس طریقہ کے مطابق مطلوبہ حدیث کی اسناد ومتن ہر دو اعتبار سے شرح کی جاتی ہے، تحقیق کو مختلف اصطلاحی عنوانات یا مباحث یا مسائل یا فوائد وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر موضوع سے متعلق حدیث کی شرح بیان کی جاتی ہے، ایسا کرنے والے تعداد میں نہ کم ہیں نہ ہی زیادہ، ان میں سے بعض شارحین نے حدیث کے متن اور اسنادی مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور بعض نے اختصار سے کام لیا ہے اور صرف ان مباحث کو بیان کیا ہے جو ان کی نگاہ میں ضروری تھے اور جن کو بیان کرنے کی ضرورت وحاجت تھی۔

موضوعاتی شرح کا طریقہ کار

موضوعاتی طریقے پر شرح کرنے والا شارح حدیث مصنف یا جامع وماتن کی ترتیب کے مطابق شرح کا التزام نہیں کرتا، بلکہ اپنے ترتیب دیئے ہوئے مباحث کے مطابق چلتا ہے، مثال کے طور پر امام بخاریؒ رواتِ حدیث اور اسنادی مسائل کو نفسِ حدیث سے مؤخر فرماتے ہیں، چنانچہ جو شارح بھی مذکورہ طریقہ کے مطابق صحیح بخاری کی شرح کرتا ہے، وہ روات اور اسناد سے متعلق گفتگو کو متن پر مقدم کرتا ہے، وہ شروحات جن میں موضوعاتی طریقہ کے مطابق شرح کی گئی ہے، ان میں ابن

العربیؒ کی کتاب ''عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي''، ابن دقیق العیدؒ کی کتاب ''شرح الإلمام بأحاديث الأحكام''، ابن الملقنؒ کی کتاب ''التوضيح لشرح الجامع الصحيح'' اور ''الإعلام بفوائد الأحكام'' وغیرہ شامل ہیں، جن کا مطالعہ کر کے محقق انہیں مذکورہ طریقہ پر پاتا ہے۔

اولین موضوعاتی شارح

اس طریقہ کار کے مطابق شرح کرنے والے اولین شارح امام کبیر ابو حاتم ابن حبان بستیؒ ہیں، ان کی کتابوں اور ان کی نافعیت کے حوالہ سے خطیب بغدادیؒ کی گفتگو سے یہی ظاہر ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ: ابن حبانؒ نے آخری کتاب ''الهداية إلى علم السنن'' لکھی اور اس میں علمِ حدیث اور فقہ دونوں علوم کے اظہار کا قصد فرمایا، اس کتاب میں اُن کا منہج یہ ہے کہ پہلے ایک حدیث ذکر کر کے اس پر ترجمہ قائم کرتے ہیں، پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث کس راوی کا تفرد ہے اور اس راوی کا تعلق کس شہر سے ہے، پھر سند میں مذکور اپنے شیخ سے لے کر صحابیؓ تک تمام رواۃ کے حالات نام، نسبت، تاریخِ پیدائش اور وفات، کنیت، قبیلہ، اور اس راوی کی فضیلت وبیدار مغزی وغیرہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے اس کے معانی، احکام اور اس سے مستنبط شدہ حکمتوں کو ذکر کرتے ہیں، اگر زیرِ بحث روایت کے معارض کوئی اور روایت موجود ہو تو اسے بیان کر کے دونوں روایتوں میں جمع فرماتے ہیں، اسی طرح دیگر کسی روایت میں اس حدیث کے الفاظ باہم متضاد وارد ہوئے ہوں تو انتہائی باریکی سے ان متضاد لفظوں کو باہم جمع فرماتے ہیں کہ تضاد ختم ہونے کی ساتھ ہر روایت کے فقہی اور حدیثی مباحث بھی معلوم ہو جاتے ہیں، ابن حبانؒ کی کتابوں میں سے مذکورہ کتاب انتہائی عمدہ، شاندار اور عزیز تر ہے۔[17]

ابن العربیؒ کا طریقہ ومنہج:

ابن العربیؒ نے اپنی کتاب ''عارضة الأحوذي'' کے مقدمہ میں موضوعاتی شرح کے حوالہ سے اپنے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی شرح کی ترتیب کے مطابق: اسناد، رجال، غریب الحدیث، فنِ نحو کے کچھ مباحث، توحید، احکام، آداب، حکمتوں پر مبنی نکتے اور مصالح کی طرف اشارہ جیسے موضوعات پر کلام کریں گے۔[18]

ابن الملقنؒ کا طریقہ ومنہج:

ابن الملقنؒ نے ابن العربیؒ سے زیادہ تفصیل اور وضاحت سے یہ بات کی ہے، انہوں نے ''التوضيح'' کے مقدمہ میں شرح کے حوالہ سے اپنا جو مسلک بیان کیا ہے، اس کی اہمیت کے پیشِ نظر میں اسے یہاں مکمل نقل کر رہا ہوں، ابن الملقنؒ نے فرمایا کہ: میں مقصود کو (مندرجہ ذیل) دس اقسام میں بیان کروں گا:

۱:-پہلی قسم اسناد کے دقائق ولطائف کے بیان میں۔

۲:-دوسری قسم میں رجالِ اسناد، متنِ حدیث کے مشکل الفاظ اور لغت وغریب الحدیث کو ضبط کیا جائے گا۔

۳:-قسمِ ثالث ان رواۃ کے اسامی کے بیان پر مشتمل ہو گی جو کنیت یا آباء وامہات (ابن فلاں یا ابن فلانہ) کی نسبت کے حامل ہوتے ہیں۔

۴:-قسمِ رابع میں مختلف ومؤتلف (یعنی مختلف ومتحد علوم حدیث کی اصطلاحات) کو بیان کیا جائے گا۔

۵:-پانچویں قسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے تعارف، ضبطِ انساب اور ان کی پیدائش اور وفات کے بیان پر مشتمل ہو گی۔

۶:-چھٹی قسم میں مرسل، منقطع، مقطوع، معضل، غریب، متواتر، آحاد، مدرج اور معلل روایات کی وضاحت کی جائے گی اور جن احادیث پر ارسال یا وقف وغیرہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہو تو ان کا جواب دیا جائے گا۔

۷:-ساتویں قسم میں غیر واضح اور پوشیدہ فقہی مسائل، ان کے استنباط اور تراجمِ ابواب کو بیان کیا جائے گا، اس لیے کہ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں جہاں مطالعہ کرنے والا نہ سمجھنے کی وجہ سے حیران رہ جاتا ہے، نیز اصلِ حدیث اور اس کی تخریج کرنے والے کی نشاندہی وغیرہ کا بیان بھی ہو گا، جیسا کہ عنقریب آپ دیکھیں گے۔

۸:-آٹھویں قسم تعلیقات، مراسیل اور مقطوع روایات کی سند کے بیان پر مشتمل ہو گی۔

۹:-نویں قسم میں مبہمات اور احادیث میں مذکور اَماکن کو بیان کیا جائے گا۔

۱۰:-دسویں قسم میں احادیث سے مستنبط کردہ بعض اصول وفروع، آداب اور زہد وغیرہ کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور مختلف روایات کے درمیان جمع کے ساتھ ساتھ ناسخ ومنسوخ، عام وخاص اور مجمل ومبین کو ذکر کیا جائے گا اور اس میں واقع مذاہب کو بھی واضح کیا جائے گا۔[19]

قارئین یہاں یہ بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ ابن الملقنؒ نے سند اور متن سے متعلق کسی بحث کو ترک نہیں کیا، بلکہ تمام ہی مباحث سے تعرُّض فرمایا اور ان کی طرف اشارہ فرمایا اور جتنے مباحث انہوں نے ذکر کیے ان کا کافی حد تک التزام بھی کیا ہے۔

ڈاکٹر نزار ریانؒ کا منہج وطریقہ:

شرحِ حدیث کا موضوعاتی طریقہ ومنہج اختیار کرنے والوں میں عالم عرب کے ڈاکٹر نزار ریان بھی ہیں، جو زمانہ قریب ہی میں فوت ہوئے ہیں، انہوں نے حدیث کے مباحث اور مسائل کو وسعت دی اور درج ذیل انیس مباحث کو ذکر کیا ہے۔[20]

۱:-تخریجِ حدیث۔ ۲:-اسناد کا شجرہ (نقشہ)۔

۳:-رجالِ سند کی تحقیق اور اسناد پر حکم لگانا۔ ۴:-الفاظِ تلقیِ حدیث اور ادا کا بیان۔

۵-: لطائفِ سند، یعنی سند کے نکتے۔ ۶-: حدیث کی خاطر سفر کا بیان۔

۷-: مصطلح الحدیث سے متعلق مسائل کا بیان۔

۸-: محدث کے مناہجِ حدیث، یعنی جس محدث کی کتاب کی شرح لکھی جا رہی ہے، اس کے منہج کا بیان۔

۹-: حدیث سے متعلق محدث کی شرائط کا وقوع و ثبوت۔ ۱۰-: حدیث کے وارد ہونے کا سبب۔

۱۱-: محدث کا زیرِ بحث باب یا ترجمہ میں حدیث لانے کا سبب۔

۱۲-: ترجمۃ الباب اور حدیث کے درمیان مطابقت۔

۱۳-: حدیث کا جامع متن اور الفاظِ حدیث کے درمیان مقارنہ۔

۱۴-: لغت اور غریب الحدیث کا بیان۔ ۱۵-: حدیث کا معنی و شرح۔

۱۶-: موضوعاتی مباحث۔ ۱۷-: مشکل الحدیث اور مختلف الحدیث کا بیان۔

۱۸-: حدیث سے مستنبط شدہ احکام۔

۱۹-: حدیث سے مستفاد دعوتی اور تربیتی نکات واشارات۔

ڈاکٹر نزار ریانؒ کی شرح صحیح مسلم

ڈاکٹر نزار ریانؒ اپنے اختیار کردہ منہج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد، توانائی اور ثمرات کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: انہوں نے اپنی شرح "إمداد المنعم شرح صحیح الإمام مسلم" میں ایسے منہج کو اختیار کیا ہے جس کی بنیادیں انہوں نے ایک طویل عرصہ معتبر جامعات جیسے جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض، جامعہ اردنیہ کی کلیۃ الشریعہ اور امِ درمان کی جامعۃ القرآن الکریم والعلوم الإسلامیۃ کے کلیہ اصول الدین میں بڑے عظیم اساتذہ کرام کے اِشراف میں حدیث شریف کی تحقیق کرتے ہوئے رکھی ہیں، چنانچہ انہوں نے ان بڑے وعظیم اساتذہ سے خوب علمی سیرابی حاصل کی، پھر اس کے بعد جامعہ اسلامیہ فلسطین میں کلیہ اصول الدین کے درجہ عالیہ کے پہلے اور دوسرے مرحلہ کے طلباء کو حدیثِ نبوی شریف کے مناہج کی مسلسل تدریس کی، اس دوران مختلف ابواب کی احادیثِ کثیرہ کی تشریح کی، احادیث اور شروحاتِ حدیث کی کثرتِ مراجعت کے نتیجہ میں ایک ایسے وسیع منہج کو منتخب کیا جس کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں پوشیدہ فوائد کا استخراج کیا اور عمدہ معانی اور لطیف حکمتوں کو سامنے لائے، جب کہ متقدمین اہلِ علم نے حدیث کی روایت ودرایت اور اسانید ومتون کی مکمل تحقیق کے اعتبار سے خدمت کے جو قواعد مضبوط بنیادوں پر قائم فرمائے ہیں ان سے غافل ہوئے بغیر اس عمل کو انجام دیا، یعنی متقدمین کے ان مضبوط وبنیادی قواعد سے بھی استفادہ کیا۔

ڈاکٹر نزار ؒیہ سمجھتے ہیں کہ: شرحِ حدیث سے متعلق ان کا منہج شرحِ حدیث کے بارے میں متعدد جگہوں میں منتشر کلام کو یکجا کرے گا، اس لیے کہ اس منہج میں سند کی مکمل تحلیل و تجزیہ اور شرح ووضاحت ہوتی ہے تو متن کے ایک ایک کلمہ اور ایک ایک چیز کی تحقیق کی جاتی ہے اور ہر مشکل لفظ اور معاملہ کی وضاحت کی جاتی ہے۔[21]

ڈاکٹر بسام خلیل صفدی صاحب فرماتے ہیں کہ: ہمارے زمانہ میں شرحِ حدیث کا یہ والا منہج زیادہ مناسب ہے، طالب علم دیگر مناہج کے مقابلہ میں اسے زیادہ قبول کرتے ہیں، اس منہج کے ذریعہ قاری کے لیے شرحِ حدیث کا استیعاب بھی آسان ہوتا ہے۔[22]

۱:-ترجمۃ الباب کے مقصد یا مقاصد کی وضاحت اور تراجمِ ابواب پر سیر حاصل بحث۔

۲:-ربطِ ابواب و ذکرِ مناسبت۔

۳:-حدیثِ باب کا ترجمہ۔

۴:-حدیثِ باب کی امہاتِ ستہ سے تخریج۔

۵:-رواۃِ حدیث کا جامع تعارف، خاص طور پر ان کی توثیقات وتعدیلات کا ذکر، اسی طرح اگر ان پر ائمہ کا کلام ہو تو اس کا تذکرہ، اگر بلا تکلف وتعسُّف دفاع ہو سکے تو دفاع، ورنہ کم از کم صحیح بخاری میں ایسے متکلم فیہ راوی کے مندرج ہونے کا عذر۔

۶:-سندِ حدیث پر محدثانہ کلام۔

۷:-متنِ حدیث پر محدثانہ گفتگو۔

۸:-شرحِ حدیث میں ملحوظ امور: دیگر طرقِ حدیث میں وارد الفاظِ مختلفہ لا کر تشریح کریں۔

۹:-نحوی، صرفی، بلاغی اور اعرابی حیثیت سے تحقیق وتشریح کریں۔

۱۰:-فقہی مذاہب کی (اصحابِ مذاہب کی کتب سے) تنقیح اور حوالہ۔

۱۱:-دلائلِ فقہیہ کا التزام۔

۱۲:-حنفی مذہب کو مدلل اور مبرہن کرنا اور وجوہِ ترجیح مذہبِ حنفیہ کا التزام کرنا۔

۱۳:-حدیث شریف کی ترجمۃ الباب سے مطابقت۔

۱۴:-متابعات وشواہدِ بخاری کی تخریجات۔

۱۵:-واضح رہے کہ حوالہ جات وتعلیقات میں ان امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے: کتبِ حدیث کا حوالہ جہاں جلد، صفحات کے ساتھ دیا جائے وہاں کتاب، باب اور رقم الحدیث ضرور ذکر کیے جائیں۔

۱۶:-حدیث باب کی تخریج امہاتِ ستہ سے خاص طور پر کی جائے، اگر امام بخاریؒ اس حدیث میں متفرد ہوں تو کسی معتمد مصنف کا ضرور حوالہ دیا جائے اور اس سلسلہ میں فتح الباري اور عمدة القاري کے ساتھ ساتھ تحفة الأشراف سے مدد لی جائے۔

۱۷:-متن میں جس کتابِ حدیث کا حوالہ آجائے اور وہ کتاب دار التصنیف میں موجود ہو اور آسانی سے مل سکتی ہو تو اس کی مراجعت کر کے حوالہ ثبت کیا جائے، ورنہ بدرجہ مجبوری ثانوی مراجع مثلاً: فتح الباری وغیرہ کا حوالہ دیا جائے۔

۱۸:-تعلیقاتِ بخاری کے سلسلہ میں "تغلیق التعلیق" سے ضرور استفادہ کیا جائے۔

۱۹:-رواۃ کے سلسلہ میں عام شروحِ حدیث کے حوالہ کے بجائے اسماء الرجال کی معتبر کتابوں کا حوالہ دیا جائے۔

۲۰:-لغوی تحقیقات کے لیے لغاتِ حدیث اور عام بڑی لغت مثلاً: تاج العروس، لسان العرب، المصباح المنیر اور المغرب وغیرہ کو ترجیح دی جائے۔

۲۱:-اعرابی، نحوی وصرفی تحقیقات کے لیے کتبِ نحو وصرف اور خاص طور سے شروحِ حدیث سے استفادہ کیا جائے۔

۲۲:-فقہی مذاہب ودلائل کے لیے ہر مکتبِ فکر کی اپنی کتابوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

۲۳:-حدیثی مباحث اور محدثانہ کلام کے لیے شروحات کے ساتھ ساتھ عللِ حدیث پر لکھی گئی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

۲۴:-معاصر تقاریر پر سرسری استفادہ کی حد تک تو اعتماد ہو، لیکن حوالہ جاتی اعتماد ہرگز نہ کیا جائے۔

۲۵:-ما یستفاد من الحدیث کا شراحِ حدیث کے کلام کی روشنی میں تذکرہ کیا جائے۔

۲۶:-اسی طرح کسی حدیث پر فقہی وکلامی مباحث کو بھی مکرر نہ لکھا جائے، الا یہ کہ کسی جگہ ناگزیر ہو تو پہلی جگہ کا حوالہ بھی ذکر کریں۔

۲۷:-حدیث شریف سے متعلق کون سے مباحث ذکر کرنے ہیں، ان کی تعیین اکابر کی شروحات وتقاریر کو سامنے رکھ کر کی جاسکتی ہے۔[23]

ہمارے خیال میں ڈاکٹر نزار ریان صاحب رحمہ اللہ کے منہج کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلم ہے، جب کہ اس کے ساتھ استاذ محترم سیدی حضرت مولانا نور البشر صاحب حفظہ اللہ کا منہج بھی انتہائی اہم اور مفید ہے، بلکہ بعض مباحث کے اعتبار سے اول الذکر کے مقابلہ میں جامع اور اوسع ہے، حدیث شریف کے مدرسین اور شرحِ حدیث کے عنوانات پر تحقیقی کام کرنے والے محققین ان دونوں مناہج کو پیش نظر رکھیں تو مفید رہے گا۔

دوسرا طریقہ: مقاماتی یا "قولہ" کے عنوان سے شرح:

اس طریقے کے مطابق شارح سندِ حدیث یا متنِ حدیث کی معین جگہوں سے شرح کرتا ہے اور تشریح سے پہلے "قولہ" لکھ کر سند یا متن کا کچھ حصہ ذکر کرتا ہے، پھر مذکورہ لفظ یا عبارت کی مختلف جوانب سے شرح کرتا ہے، اگرچہ موضوعات مختلف ہی کیوں نہ ہوں، اس سے یہ طریقہ سابق میں مذکورہ طریقہ (یعنی موضوعاتی شرح) سے جدا ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس موضوعاتی طریقہ میں شرح کے موضوعاتی مباحث کی رعایت رکھی جاتی ہے، جب کہ اس طریقہ میں ایسا نہیں کیا جاتا ہے۔[24] جن شروحات میں یہ منہج وطریقہ اختیار کیا گیا ہے ان میں خطابیؒ کی "معالم السنن في شرح أبي داوٗد"، مازریؒ کی "المعلم بفوائد مسلم"، قاضی عیاضؒ کی "إكمال المعلم" اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی "فتح الباري" و دیگر بہت ساری شروحات شامل ہیں۔

عام طور سے متقدمین اور متاخرین کی شروحات میں اسی منہج کو اختیار کیا گیا ہے۔[25] اس طریقہ میں مکمل متن کے لکھنے کا التزام نہیں کیا جاتا ہے، جن مقامات کی شرح مقصود ہوتی ہے ان کو ذکر کیا جاتا ہے، کبھی بعض ناسخ وکاتب لائن دار یا حاشیہ میں مکمل متن کو لکھتے ہیں، اس کے مفید ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔[26] پہلے والے طریقہ یعنی موضوعاتی شرح میں بھی متن کے لکھنے کا التزام نہیں کیا جاتا ہے، اگرچہ شروحات میں عام طور سے اس کا التزام کیا گیا ہے۔

تیسرا طریقہ: شرحِ مزجی یعنی متن اور شرح کو باہم ملا کر شرح کرنا

اس طریقۂ شرح میں حدیث کے متن اور سند کو ان کی شرح کے ساتھ باہم ملا کر ذکر کیا جاتا ہے، تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارح' حدیث کی سند یا متن کا کچھ حصہ بایں طور ذکر کرتا ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں اپنا کلام یعنی شرح ذکر کرتا ہے، اسے جب متن کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے تو معنی واضح ہو جاتا ہے، خواہ شارح کا کلام جسے وہ متن سے پہلے یا بعد میں ذکر کرے کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو، اس لیے کہ شارح اس بات کی پوری کوشش کرتا ہے کہ متن کی عبارت سے پہلے یا بعد میں جو شرح ذکر کی جائے، وہ ایک ہی سیاق میں متن کی عبارت سے مربوط ہو۔[27]

متن اور شرح کے درمیان تمیز کے لیے حرف "م" سے متن اور حرف "ش" سے شرح کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، یا متن کو قوسین کے درمیان لکھا جاتا ہے، یا متن کو شرح کی بنسبت بڑے خط میں لکھا جاتا ہے، یا متن اور شرح دونوں کو الگ الگ رنگوں میں لکھا جاتا ہے، یا اس کے علاوہ شراح جس طریقہ کو متن اور شرح میں تمیز کے لیے استعمال کریں، یہ طریقہ متن اور شرح میں خلط اور غلطی سے محفوظ نہیں۔[28]

جن شروحات میں مذکورہ طریقہ و منہج اختیار کیا گیا ہے، ان میں علامہ قسطلانیؒ کی شرح "إرشاد الساري إلى شرح صحيح البخاري" بھی ہے۔

نتائج تحقیق اور سفارشات

1. حدیث کی تشریح کی تعریف: "حدیث کا معنی عربی قواعد اور شرعی اصولوں کے مطابق بیان کرنا۔"
2. حدیث کی تشریح کے موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ اس کے تاریخی مراحل اور خصوصیات کو سمجھا جاسکے۔
3. حدیث کی تشریح میں علماء کے مناہج سے استفادہ کرنا چاہیے اور ان قواعد کو مدون کرنا چاہیے جو حدیث کی صحیح تشریح میں مدد دیں۔
4. اجتہاد کا ایک منہج وضع کرنا چاہیے جو حدیث کی تشریح کے عمل کو منظم کرے اور احادیث کو غلط تاویلات اور تحریفات سے بچائے۔
5. جدید علمی تحقیقات اور سائنسی حقائق کو حدیث کی تشریح میں شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں بہتر سمجھا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] ابن منظور، لسان العرب، ۲/۱۳۱

[2] محمد عبد الرؤوف المناوي التوقيف على مهمات التعاريف تحقيق: محمد رضوان الداية، دار الفكر المعاصر، بيروت، ط ۱، ۱٤۱۰ھ، ص 428

[3] ايضا

[4] الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي. المكتبة العلمية، المدينة المنورة، ط ۲ ۱۳۹۲ هـ/ ۱۹۷۲م

[5] أحمد بن مصطفى "طاش كبري زاده ، مفتاح السعادة ومصباح السيادة في موضوعات العلوم، تحقيق كامل كامل بكري وعبد الوهاب أبو النور، دار الكتب الحديثة، مصر، ۲/۳۷۷

[6] الإمام محمد بن إبراهيم بن جماعة المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي، تحقيق محيي الدين عبد الرحمن رمضان، دار الفكر، دمشق، ط ۲ ۱٤۰٦ھ، ص ٦۲.

[7] الإمام شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي، فتح المغيث شرح ألفية الحديث، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان،

[8] أبو السعادات المبارك بن محمد الجزري، النهاية في غريب الحديث والأثر تحقيق : طاهر أحمد الزاوي ومحمود محمد الطناحي، المكتبة العلمية، بيروت، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹م، ۱/۳.

[9] محمد أبو الليث الخيرآبادي، علوم الحديث: أصيلها ومعاصرها، سلانجور، ماليزيا: دار الشاكر، ط ۲، ۱٤۲۳ھ/ ۲۰۰۳م، ص. ۳۲۳-۳۲٤

[10] محمد المنتصر محمد الزمزمي الكتاني، السنة المصنفة، تحقيق محمد المنتصر محمد الزمزمي الكتاني، بيروت: دار البشائر الإسلامية، ط ٤، ۱٤۰٦ھ/ ۱۹۸٦م، ص. ۱۹٦.

[11] محمد المنتصر محمد الزمزمي الكتاني، السنة المصنفة، تحقيق محمد المنتصر محمد الزمزمي الكتاني، بيروت: دار البشائر الإسلامية، ط ٤، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م، ص. ١٩٦.

[12] أحمد بن عبد القادر عزي، مناهج المحدثين في شروح الحديث، ج. ٢، ص. ٩٢٨-٩٣٣.

[13] فهد بن عبد الرحمن بن سليمان الرومي، بحوث في أصول التفسير ومناهجه، الرياض: المؤلف، ط ٧، ١٤٢٤هـ، ص.

[14] مصطفى مسلم، مباحث في التفسير الموضوعي، دمشق: دار القلم، ط ٤، ١٤٢٦ هـ/ ٢٠٠٥م، ص.

[15] صلاح عبد الفتاح الخالدي، التفسير الموضوعي بين النظرية والتطبيق: دراسة نظرية وتطبيقية مرفقة بنماذج ولطائف التفسير الموضوعي، عمان: دار النفائس، ط ٢، ١٤٢٢ هـ/ ٢٠٠١م، ص. ٢٧-٢٨.

[16] حاجي خليفه، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، تحقيق: أحمد شرف الدين أحمد، بيروت: دار إحياء التراث العربي، ط ٢، ١٣٨٩هـ/ ١٩٦٩م، ج. ١، ص. ٢٩.

[17] الخطيب البغدادي، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، تحقيق: محمود الطحان، دمشق: مكتبة المعارف، ط ١، ١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م، ج. ٢، ص. ٣٠٣.

[18] - نزار ريان، إمداد المنعم شرح صحيح الإمام مسلم، بيروت: دار السلام، ط ١، ١٤٢١هـ/ ٢٠٠٠م، ج. ١، ص. ٥١.

[19] عبد الله بن عبد الرحمن، التوضيح شرح الجامع الصحيح، بيروت: دار الكتب العلمية، ط ١، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م، ج. ١، ص. -٣٣٦ ٣٣٧.

[20] نزار ريان، إمداد المنعم شرح صحيح الإمام مسلم، ج. ١، ص. ١٥.

[21] نزار ريان، إمداد المنعم شرح صحيح الإمام مسلم، ص. ٥٠

[22] أحمد معبد، النفع الشذي في شرح جامع الترمذي، ج. ١، ص. ٩١.

[23] عبد الغني بن عبد الواحد المقدسي، كشف الباري عما في صحيح البخاري، كتاب الغسل، بيروت: دار الكتب العلمية، د.ت، ص. ١٠.

[24] أحمد معبد، النفع الشذي في شرح جامع الترمذي، ج. ١، ص. ٩١.

[25] حاجي خليفه، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج. ١، ص. ٢٨.

[26] حاجي خليفه، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج. ١، ص. ٢٩.

[27] أحمد معبد، النفع الشذي في شرح جامع الترمذي، ص. ٩٢.

[28] حاجي خليفه، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج. ١، ص. ٢٩.